احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 15 اگست 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 15 اگست 2003ء 16 جمادی الثانی 1424 ہجری-15 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 183

نماز باجماعت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

نماز باجماعت اکیلے آدمی کی نماز سے 25 گنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلوٰۃ الفجر حدیث نمبر 612)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے تیسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا اختتامی خطاب 27 جولائی 2003ء

نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے

اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آنحضرتؐ پر درود بھیجیں

مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

﴿قسط سوم آخر﴾

تقویٰ کی راہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں، تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ اس لئے دنگا، فساد مت کرو بلکہ دوسروں کے لئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے۔ جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامے کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو، بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے چلے جاؤ اور نرمی سے جواب دو، جب میں سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے، اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تاکید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔ نہایت اشتعال اور جوش کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں تو اس معاملے کو خدا کے سپرد کر دو تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو تم ان گالیوں کو سن کر صبر اور برداشت سے کام لو۔

(باقی صفحہ 2 پر)

قدیمی خادم سلسلہ، جید عالم ومناظر، سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد

محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب انتقال کر گئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ کے قدیم مربی، عالم دین، مناظر، مضمون نگار، مصنف اور سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب مورخہ 10۔ اگست 2003ء بروز اتوار بعمر 92 سال شام سات بجے انتقال کر گئے۔ آپ کی وفات سرگودھا میں ہوئی اور رات دس بجے میت دارالضیافت ربوہ میں لائی گئی۔

اگلے روز مورخہ 11۔ اگست کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں تدفین مکمل ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔

ابتدائی حالات آپ 2۔ ستمبر 1911ء کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام سید حیات شاہ صاحب تھا۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے چچا سید نذیر حسین شاہ صاحب نے 1901ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے بچپن کی تعلیم غربت کی وجہ سے مشکل حالات میں حاصل کی۔ بچپن ہی سے آپ کو دینی تعلیم حاصل کرنے اور دعوت الی اللہ کا شوق تھا۔ 1927ء میں مڈل پاس کیا۔

باقی صفحہ 7 پر

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلے میں تعاون کی درخواست

الفضل کے خریداروں سے ایک خصوصی درخواست کی جا رہی ہے۔ آپ سب قارئین اگر ادارہ الفضل سے تعاون کرتے ہوئے صرف ایک خریدار بنا دیں تو الفضل کی خریداری دوگنا ہو جائے گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہماری اس درخواست کو شرف قبولیت عطا کریں اور اپنے دوستوں واقف کاروں کو الفضل کی برکات سے حصہ دلائیں۔

ہمیں یقین ہے کہ ذرا سی کوشش سے کم از کم ایک خریدار تو آپ بنا ہی سکتے ہیں! کیا ہماری توقع درست نہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ دین ودنیا کی ہر ترقی آپ کا نصیب ہو۔ آپ کے گھروں میں برکتوں اور رحمتوں کی بارش ہو۔ اللہ کی رحمت ہر دم آپ کو خوش اور خوشحال رکھے۔ الفضل کی شرح ذیل میں دی جا رہی ہے:۔

شرح چندہ (پاکستان)

سالانہ چندہ -/1275 روپے

ششماہی چندہ -/640 روپے

سہ ماہی چندہ -/320 روپے

شرح چندہ لوکل ربوہ

سالانہ چندہ -/1050 روپے

ششماہی چندہ -/525 روپے

سہ ماہی چندہ -/265 روپے

خطبہ نمبر -/270 روپے

نوٹ: سالانہ نمبر کی قیمت اس کے حجم اور مطبوعہ تصاویر کے مطابق الگ ہوگی۔

(مینیجر الفضل)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1998ء (3)

26	مئی	حضور بیلجیئم سے لندن واپس پہنچے۔
29	مئی	حضور نے پاکستان اور ہندوستان کے ایٹمی دھماکوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پاکستان کا حق تھا۔ اور دونوں ملکوں کے مسائل کا حل عدل کی قرآنی تعلیم پر عمل کرنے میں ہے۔ حضور نے تابکاری کے بداثرات سے بچنے کے لئے ہومیونسخہ بھی تجویز فرمایا۔
	مئی	جرمنی میں 16 سے زائد ہومیوپیتھک فری ڈسپنسریاں کام کر رہی تھیں۔ مرکزی ڈسپنسری ناصر باغ میں ایک سال قبل قائم ہوئی تھی۔
5	جون	حضور نے اردو کلاس میں احمدیوں کو ایلومینیم کے برتنوں سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔
26 تا 28	جون	امریکہ کا جلسہ سالانہ۔ حضور کے خطابات۔ اختتامی خطاب میں حضور نے امریکہ کو تنبیہ فرمائی کہ اگر اس نے اپنے طرز سیاست میں تبدیلی نہ کی تو وہ خدا کے غضب کا شکار ہوگا۔
3	جولائی	حضور نے سان ہوزے امریکہ میں بیت البصیر کا افتتاح فرمایا۔
3 تا 5	جولائی	جلسہ سالانہ انڈونیشیا۔ 144 جماعتوں کے ساڑھے سات ہزار احمدی شامل ہوئے۔
3 تا 5	جولائی	کینیڈا کا 22 واں جلسہ سالانہ حاضری 7 ہزار۔
7	جولائی	ایوب اعظم صاحب کو واہ کینٹ میں شہید کر دیا گیا۔
31 جولائی تا 2	اگست	برطانیہ کا 33 واں جلسہ سالانہ۔ کل حاضری 18 ہزار سے زائد تھی۔ وزیر اعظم برطانیہ اور وزیر اعظم فجی نے پیغامات بھیجے۔

خواتین سے خطاب میں حضور نے احمدی خواتین کی تاریخی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔

دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا کہ امسال نکاراگوا میں احمدیت قائم ہوئی ہے۔ قرآن کا فرانسیسی ترجمہ، تفسیر کبیر جلد 3 کا عربی ترجمہ، حضور کی نئی کتاب Revelation کی اشاعت ہوئی ہے۔ انڈونیشیا میں 93 ہومیو ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ تحریک وقف نو میں 17981 بچے شامل ہو چکے ہیں۔ 1093 مربیان 67 ممالک میں مصروف عمل ہیں۔

2	اگست	جلسہ سالانہ کے موقع پر چھٹی عالمی بیعت منعقد ہوئی۔ 93 ممالک کی 223 قوموں کے 50 لاکھ 4 ہزار 591 افراد کی شمولیت۔ چھ عالمی بیعتوں میں نواحمدیوں کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہوگئی۔

اختتامی خطاب میں حضور نے سیرۃ النبیؐ کا مضمون بیان فرمایا اور دعا کی تحریک کی کہ میری زندگی میں 10 کروڑ نئے احمدی ہو جائیں۔

4	اگست	وہاڑی میں ملک نصیر احمد صاحب کی شہادت۔
7	اگست	حضور نے تمام جماعتی اداروں میں اور انفرادی طور پر سرخ کتاب رکھنے کی ہدایت فرمائی جس میں تمام اہم امور اور نقائص کا اندراج کیا جائے۔

بقیہ صفحہ 1

پنجوقتہ نماز اور تہجد کا التزام

تیسری شرط بیعت کی یہ ہے، بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

حضور انور نے اس شرط کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا اس شرط میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں اللہ اور رسولؐ کے حکم کے مطابق پانچ وقت نمازیں بلاناغہ ادا کرے گا اور اللہ اور رسولؐ کا حکم مردوں، عورتوں اور ان بچوں کے لئے ہے جو دس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ نماز وقت پر ادا کرو، مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کرو، بیوت الذکر میں جاؤ ان کو آباد کرو اس کے فضل تلاش کرو، پنجوقتہ نماز کے بارے میں تو کوئی چھوٹ نہیں اور سفر اور بیماری میں کچھ رعایت تو ہے جیسا کہ جمع کر لو یا قصر کر لو اور بیماری میں بیت الذکر جانے کی بھی چھوٹ ہے۔

اصلاح نفس

حضور انور نے فرمایا ہر بیعت کنندہ کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو بیچنے کا عہد کر رہے ہیں لیکن کیا اس واضح قرآنی حکم کی پابندی بھی کر رہے ہیں۔ ہر احمدی اپنے نفس کے لئے خود مذکر ہے، خود اپنا جائزہ لیں اور دیکھیں، اگر ہم اپنے نفس کو ٹٹولنے لگیں اور اصلاح کرنے لگیں تو ایک عظیم انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، نماز کو قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جا سکے۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور وہ گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں، اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور جائزہ لیا جائے گا۔

حضور قلب کے ساتھ نماز

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے، اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو، آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو، اور ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔

نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے، سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن اور ادعیہ ماثورہ کے اپنی تمام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ ادا کر لیا کرو۔ تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و انکسار کا کچھ اثر ہو۔

تہجد کا التزام

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہے اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب قبولیت کا موجب ہو جاتا ہے۔

درود شریف پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو جس نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو، یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو ملے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے خدا تک پہنچنے کے لئے اپنی دعاؤں کو اللہ کے حضور قبولیت کا درجہ دلوانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرتؐ پر درود بھیجیں اور اس کا سب سے بہترین ذریعہ جس طرح احادیث میں آیا ہے۔ کہ بہت زیادہ

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ۔ 7ھ کے واقعات

خیبر کی تسخیر اور یہود کی بعض دیگر بستیوں سے معاہدات

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب

قسط اول

خیبر، مدینہ سے تقریباً ۹۵ میل کے فاصلہ پر شام کی سمت حجاز میں ایک شہر ہے۔ اس میں قدیم زمانہ سے یہودی آباد تھے جو مالی لحاظ سے بے حد آسودہ اور جنگی لحاظ سے مسلح اور طاقتور تھے۔ خیبر سے منسلکہ زمینیں اپنی زرخیزی اور کاشتکاری کے لحاظ سے مشہور تھیں۔ خصوصاً عمدہ کھجور یہاں کثرت سے پیدا ہوتی تھی۔ خیبر کی طاقت اور مضبوط جنگی حیثیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس ایک شہر میں کئی قلعے تھے جن میں سے آٹھ قلعے اسلحہ اور جنگی سازوسامان سے بھرپور تھے۔ اس زمانہ کے لحاظ سے عرب میں گویا خیبر ایک ناقابلِ تسخیر شہر تھا۔

خیبر کا شہر جو عرب کے یہودیوں کا سب سے بڑا گڑھ تھا، ایک عرصہ سے اسلام کے خلاف سازشوں کا مبینہ اڈہ بن چکا تھا۔ بنوسعد، بنوبکر اور یہودِ خیبر نے مل کر مدینہ پر لشکر کشی کے پروگرام بھی بنائے جن کی بروقت اطلاع مل جانے پر آنحضرت ﷺ نے مختلف سرایا بھجوائے لیکن مصالحت کی کوئی پُر امن صورت نہ بن سکی۔ سرکردہ فتنہ پرداز سردار مسلمانوں کے ہاتھوں قتل بھی ہوئے مگر فتنہ کی آگ ٹھنڈی نہ ہو سکی۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے سردار اُسَیر بن رِزام کی طرف عبداللہ بن رواحہؓ کو تیس صحابہؓ پر مشتمل ایک وفد کا سربراہ بنا کر بھجوایا تاکہ وہ قیامِ امن کے لئے اس سے صلح و معاہدے کی بات چیت کریں۔ یہ سفارت بھی اُسَیر کے باغیانہ رویہ کی وجہ سے ناکام ہو گئی۔ یہودی قبائل جو مدینہ سے جلاوطن ہو کر خیبر میں آباد ہو گئے تھے اب وہ اسلام دشمنی میں قائدانہ کردار ادا کر رہے تھے۔ اُسَیر بن رزام کے قتل کے بعد خیبر مؤثر قیادت کے لحاظ سے تہی دست ہو چکا تھا لہٰذا مدینہ سے خیبر منتقل ہو جانے کے بعد بنونضیر اور بنو قریظہ کے لیڈروں نے خیبر کی سرداری کو سنبھال لیا تھا۔ اب ان سردارانِ یہود نے پھر دورے کر کر کے اپنے ہمسایہ نجدی قبائل کو اسلام کے خلاف جنگوں کے لئے اکسایا۔ درحقیقت خیبر اسلام کے خلاف نہ ختم ہونے والی سازشوں کا مستقل اڈہ تھا۔ اس کا اعتراف مستشرقین نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ منٹگمری واٹ لکھتا ہے کہ

"خیبر پر حملہ کی سیدھی اور سادہ وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اپنی دولت کا بے دریغ استعمال کر کے اپنے ہمسایہ عربوں کو اکسایا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھائیں۔" (محمد، دی پرافٹ اینڈ دی سٹیٹسمین۔ صفحہ ۱۸۹)

ایک مستشرق کی طرف سے سچائی کا یہ کھلا کھلا اعتراف ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ علاقہ میں قیامِ امن کی راہ میں یہودی بنیادی روک تھے۔ آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخیاں، مسلمان عورتوں کی تشبیب بشر اور شرارتیں ان کا ایک مستقل معمول تھا۔ اسلام کے خلاف ان کی ریشہ دوانیاں صرف ان کے اپنے تک محدود نہ تھیں بلکہ سارے ماحول پر محیط تھیں حتیٰ کہ انہوں نے خطۂ عرب سے نکل کر ایران کے بادشاہ کو بھی مدینہ کے خلاف انگیخت کیا۔ الغرض یہود کی بار بار کی ریشہ دوانیاں اور سازشیں تاریخ کا ایک کھلا باب ہیں۔

دوسری طرف آنحضرت ﷺ کا حال یہ تھا کہ ان سب زیادتیوں پر مسلسل عفو و درگزر فرماتے رہے اور قیامِ امن کے لئے ایک کے بعد دوسری تجویز پیش کرتے رہے۔ مگر یہود کی طرف سے کبھی بھی اس رحیمانہ رویہ کا مثبت جواب نہ ملا۔ حجاز کے یہود کو جس طرح بار بار انذار کیا گیا اس کی مثال تاریخ انبیاء میں نہیں ملتی۔ مگر یہود نے اس انذار سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔

خیبر میں مقیم قبیلہ بنونضیر کے سردار اُسَیر بن رزام کے بعد اس کے بھتیجے کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق نے قبیلہ کی سرداری اور اسلام دشمنی کی باگ ڈور اپنے پیشرؤوں سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھ کر سنبھالی۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اس سے پہلے سردارانِ یہود نے مسلمانوں کے خلاف صحیح حکمتِ عملی اختیار نہیں کی تھی اور اب وہ محمد (رسول اللہ ﷺ) پر کامیاب حملہ کرے گا۔ یہ اس کا لائحہ عمل تھا جس کے تحت اس نے اپنے ہمسایہ میں نجد کے قبائلِ غطفان کے ساتھ مل کر مدینہ پر حملہ کا بھرپور پروگرام بنایا۔ اس کے عوض اس نے ان قبائل کو خیبر کی پیداوار کا نصف دینے کا بھی معاہدہ کیا۔

(تاریخ الخمیس و واقدی وزرقانی۔ غزوہ خیبر)

ادھر خیبر کے لوگ جنگ کے لئے تیار اور کمربستہ تھے۔ روزانہ دس ہزار کے قریب جنگجو افراد صف بستہ ہو کر مشقوں کے لئے نکلتے۔ اپنی اس تعداد اور طاقت کے بل بوتے پر یہ طنز کرتے کہ کیا محمدؐ ہم پر لشکر کشی کریں گے؟ افسوس! افسوس! (واقدی غزوۂ خیبر)

خیبر پر حملہ اس لئے بھی ناگزیر تھا کہ ماضی کے آئینہ میں یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ آئندہ سال مکّہ میں مسلمانوں کے پُر امن داخلہ میں یقیناً اہلِ خیبر کی سازشیں نہ صرف یہ کہ روک بنتیں بلکہ ناقابلِ تلافی نقصان کا بھی باعث ہوئیں۔ اس لئے آپؐ نے پہلے اس خطرہ سے مکمل خلاصی حاصل کی۔ یہ آنحضرت ﷺ کے پُر بصیرت اور پُر حکمت اقدام تھے کہ آپؐ نے بڑے امن کے ساتھ صلح حدیبیہ کے ذریعہ یہود خیبر کی طرف سے مکّہ کی مدد کا راستہ کاٹ دیا اور ادھر غطفانی قبائل کی طرف سے خیبر کیلئے متوقع کمک کو نجد کی طرف ابان بن سعید کا سریہ بھیج کر بند کر دیا۔ نیز خیبر پر لشکر کشی کے وقت خود بھی خیبر اور نجد کے درمیان رجیع کی وادی میں پڑاؤ ڈال کر غطفانیوں اور اہلِ خیبر کے درمیان حائل ہو گئے۔ اس سے اہلِ خیبر کے ساتھ باوجود معاہدہ کے غطفانی ان کی مدد سے قاصر رہے۔

(بخاری کتاب المغازی سریہ ابان بن سعید وطبری حالات ۷ھ)

حالانکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں خیبر کی مدد کے لئے تیار تھے۔ پس خیبر کے یہود گو ایک بھرپور طاقت کے حامل تھے مگر اب صرف وہی اکیلے تھے جن سے اسلامی لشکر کی مڈبھیڑ تھی۔

کئی ایک روایات میں جنگجو افراد کی تعداد 20 ہزار تک بھی بیان ہوئی ہے۔ اگر کم تعداد یعنی 10 ہزار کو صحیح سمجھ لیا جائے تو یہ تعداد بھی اتنی بڑی تھی کہ اس کے ساتھ نجدی قبائل بھی شامل ہو جاتے اور پوری تیاری کے ساتھ اور منظم ہو کر مدینہ پر حملہ کرتے تو مسلمانوں کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے یہود اور ان کے حلیف دیگر قبائل کے ممکنہ بلکہ مجوزہ اجتماعی حملہ کو اس کے وقوع سے پہلے ہی بھسم کر دیا۔ آپؐ نے خیبر پر لشکر کشی کے ارادہ، تیاری اور روانگی کو اس قدر بصیغۂ راز رکھا کہ دشمن کو اس وقت معلوم ہوا جب آپؐ اس کے سر پر پہنچ چکے تھے۔ غزوۂ ذی قرد کے معاً بعد خیبر کے لئے آپؐ کے کوچ میں بھی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ دشمن اسی خیال میں رہے کہ آپؐ نجد میں ہی غطفانی قبائل کے ساتھ اُلجھے ہوئے ہیں۔

خیبر کے لئے کوچ

محرم 7ھ (مئی 628ء)

خیبر کے لئے روانہ ہوتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں اپنے پیچھے حضرت سباع بن عُرفُطہ غِفاریؓ کو نگران مقرر کیا۔

(مسند احمد، طبری حالات ۷ھ و ابن اثیر غزوہ خیبر)

آپ نے روانہ ہونے سے قبل یہ اعلان فرمایا کہ:

"اس مہم پر صرف اور صرف وہی آئے گا جو خالصۃً جہاد کی رغبت رکھتا ہوگا اور دنیوی اغراض میں سے کوئی غرض بھی اس کے مدِنظر نہیں ہوگی۔"

(ابن سعد و زرقاني و سيرت الحلبيه غزوه خيبر)

آپؐ نے اپنے ساتھ وہی 1600 جاں نثار صحابہؓ لئے جو حدیبیہ میں آپؐ کے ہمراہ تھے۔ ان میں 200 گھوڑسوار بھی تھے۔ آپ کا جھنڈا (رایۃ) سیاہ تھا جو حضرت عائشہؓ کی چادر سے بنایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ دو اور جھنڈے (لواء) تھے جو سفید تھے۔ آپؐ نے ان میں سے ایک جھنڈا حضرت حباب بن منذرؓ کو اور دوسرا حضرت سعد بن عبادہؓ کو دیا۔ اس سفر میں ازواجِ مطہرات میں سے حضرت امِ سلمہؓ آپؐ کے ہمراہ تھیں۔

(زرقاني غزوه خيبر)

ایک روایت کے مطابق چھ سات صحابیاتؓ بھی اس مہم میں ساتھ ہو لیں۔ آنحضرت ﷺ کو علم ہوا تو ان کو بلا بھیجا۔ آپؐ کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار تھے۔ آپؐ نے پوچھا کہ آپ کس کے ساتھ اور کس کی اجازت سے آئی ہیں؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری ساتھ آنے کی غرض یہ ہے کہ ہم سوت کات

کر کام میں مدد دیں گی، ہمارے پاس زخمیوں کی مرہم پٹی کے لئے ادویہ بھی ہیں، ہم تیر بھی اٹھا کر لائیں گی اور پیاسوں کو پانی بھی پلائیں گی۔
(ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی المرأة والعبد یخدمان)

آنحضرت ﷺ نے انہیں ساتھ جانے کی استثنائی اجازت عنایت فرمائی۔ حضرت علیؓ آشوبِ چشم کی بناء پر ساتھ جانے سے قاصر تھے اس لئے وہ مدینہ میں ہی رہ گئے۔ (بخاری کتاب المغازی غزوہ خیبر)

عامر بن الاکوعؓ کے اشعار

خیبر جاتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے حضرت عامر بن الاکوعؓ کو اپنے پاس بلا کر ارشاد فرمایا کہ ہمیں اپنا انوکھا کلام تو سناؤ۔ وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ رجز سنانے لگے۔

اَللّٰھُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاغْفِرْ فِدَآءً لَّکَ مَا اَبْقَیْنَا
وَ ثَبِّتِ الْاَ قْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا
فَاَلْقِیَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
اِنَّا اِذَا صِیْحَ بِنَا اَبَیْنَا
وَ بِالصِّیَاحِ عَوَّلُوْا عَلَیْنَا

یعنی ”اے ہمارے مولا! اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی اور صدقہ و خیرات کرنے اور تیری عبادت کرنے کے قابل نہ بنتے۔ اے خدا! جب تک ہم زندہ ہیں، تجھ پر فدا ہیں۔ پس ہماری مغفرت فرما اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمارے قدم مضبوط رکھ۔ اور ہم پر ضرور سکینت نازل فرما۔ ہم تو وہ ہیں کہ اگر ہم پر حملہ کیا جائے تو ہم منہ توڑ جواب دیتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی پکار میں ہم پر پورا اعتماد کیا ہے۔“
(بخاری کتاب المغازی غزوۂ خیبر)

حضرت عامر بن اکوعؓ کی اس دعائیہ رجز کو سن کر آنحضرت ﷺ نے بے اختیار فرمایا ”یرحمک اللہ“ اللہ تم پر رحم فرمائے۔

صحابہؓ کا تجربہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی کو یرحمک اللّٰہ فرماتے تو وہ ضرور شہید ہو کر جنتِ فردوس کا وارث بن جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے جب یہ سنا تو بے اختیار رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ”واللہ اس پر تو جنت واجب ہوگئی۔ آپؐ نے ہمیں اس سے اور استفادہ کیوں نہ کرنے دیا؟“ عامر بن الاکوعؓ کو بھی اس سے اپنی شہادت کا علم ہو گیا اور وہ بڑے شوق و طمطراق کے ساتھ اس گرانقدر انعامِ الٰہی کے حصول کے لئے میدانِ جنگ میں اترے۔ اور جان نثاری کی مثالیں قائم کرتے ہوئے از راہِ شہادت دائمی زندگی سے ہمکنار ہو گئے۔

صحابہؓ کا یہ لشکر آنحضرت ﷺ کی قیادت میں مدینہ سے نکل کر سارا دن مسافت طے کرتا ہوا شام کو ایک مقام پر پہنچا جو عصر کہلاتا تھا۔ عصر ایک پہاڑ کا نام ہے جو مدینہ اور وادی الفرع کے درمیان واقع ہے۔ یہاں اس لشکر کا پہلا پڑاؤ ہوا۔ اس جگہ آنحضرت ﷺ نے ایک مسجد بھی قائم فرمائی۔ اگلے دن چل کر یہ صہباء مقام پر اترا۔ یہاں نمازِ عصر ادا کی گئی۔ آنحضرت ﷺ نے سب سے بچا ہوا زادِ راہ طلب فرمایا۔ ہر کسی کے پاس ستّو ہی تھے۔ آپؐ نے ان کو گھولنے کا ارشاد فرمایا۔ اس میں سے آپؐ نے بھی تناول فرمائے اور باقی سب نے بھی۔ ساتھ ہی نمازِ مغرب کا وقت ہو گیا۔ چونکہ نمازِ عصر کی وجہ سے وضو تھا اسلئے آپؐ نے صرف کلّی کی اور سب نے آپؐ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ صہباء اور خیبر کے درمیان بارہ میل کا فاصلہ تھا۔ اس رات یہاں قیام کر کے اگلے دن آنحضرت ﷺ نے خیبر کے بالکل قریب الرجیع کے مقام کو پڑاؤ کے لئے اختیار فرمایا۔ الرجیع، خیبر اور غطفانی قبائل کے درمیان واقع تھا۔ الرجیع میں بھی آپؐ نے قیام کے لئے ایک ایسا راستہ منتخب فرمایا جو مرحب کہلاتا تھا اور نجد اور خیبر کو ملاتا تھا۔ اس لئے یہ راستہ بہت اہمیت کا حامل تھا۔ یہاں پڑاؤ کی وجہ سے اسلامی لشکر خیبر کے لئے غطفانیوں کی متوقع مدد میں حائل ہو گیا نیز خیبر بھی یہاں سے براہِ راست دسترس میں تھا۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں ابھی لڑکپن کی عمر میں ہی تھا کہ مجھے اس سفر میں آنحضرت ﷺ کی خدمت کی توفیق ملی۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ آپؐ جب کہیں اترتے تو آپؐ کی زبانِ مبارک پر یہ دعا ہوتی۔

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، غم، رنج، بیچارگی، سستی، بخل، بزدلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے۔
(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب من غزا بصبی للخدمة)

راستہ میں ایک وادی میں سے گزرتے ہوئے صحابہؓ فورِ جذبات سے بلند آواز میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد کرنے لگے۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اپنے آپ پر قابو رکھو۔ جس کو تم سنا رہے ہو وہ کوئی بہرہ نہیں ہے اور نہ ہی غیر حاضر ہے بلکہ وہ سمیع و قریب (خدا) ہے جو تمہارے ساتھ ہے۔
(بخاری کتاب المغازی غزوہ خیبر)

ادھر غطفانیوں کو جب آنحضرت ﷺ کے خیبر اترنے کی اطلاع ملی تو وہ معاہدوں کے مطابق یہود کی مدد کے لئے نکلے تو سہی مگر نکلتے ہی انہوں نے اپنے پیچھے اپنے گھر بار کو غیر محفوظ اور خطرہ میں محسوس کیا۔ چنانچہ وہ فوراً واپس لوٹ گئے اور یہود کی مدد نہ کر سکے۔ ان کے اس احساس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ حضرت ابان بن سعیدؓ اپنے ساتھیوں سمیت اس علاقہ میں پھر رہے تھے۔

خیبر اجڑ گیا

آنحضرت ﷺ کی یہ سنت تھی کہ جب کسی غزوہ پر تشریف لے جاتے اور رات کو اس قوم پر پہنچتے تو اس پر حملہ نہ کرتے بلکہ صبح کا انتظار کرتے۔ یہاں بھی آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ صبح جب وہاں کے یہودی اپنے کھیتی باڑی وغیرہ کے سامان لے کر نکلے تو اچانک خیبر کے نواح میں غلس کے مقام پر ان کی نظر آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے لشکر پر پڑی تو حیرت اور خوف سے چلانے لگے ”مُحَمَّدٌ وَاللّٰہِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْس“ محمد، خدا کی قسم! محمد اور ان کی فوج۔ یہ کہتے ہوئے وہ واپس بھاگ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے بلند آواز سے کہا ”اَللّٰہُ اَکْبَر خَرِبَتْ خَیْبَر۔ اِنَّا اِذَانَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ۔“
(بخاری کتاب المغازی و ابن ہشام غزوہ خیبر)

ترجمہ: اللہ اکبر، خیبر اجڑ گیا۔ جب ہم کسی قوم کے آنگن میں اترتے ہیں تو متنبہ کی گئی اس قوم کی صبح بہت بُری ہوتی ہے۔

☆: فوج کو خمیس اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ پانچ حصوں میں منقسم ہوتی تھی۔ یعنی المقدمة: آگے والا دستہ۔ السّاقة: پیچھے والا دستہ۔ المیمنة: دائیں والا دستہ۔ المیسرہ: بائیں بازو والا حصہ اور القلب: درمیانی دستہ۔

آنحضرت ﷺ نے اس غزوہ میں مسلمانوں کے لئے جنگی شعار ”یَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ“ (کہ اے نصرت یافتہ مار دے) مقرر فرما کر۔ پیش قدمی کا حکم فرمایا۔ جب لشکر خیبر کے بالکل قریب پہنچا تو آپؐ نے ٹھہرنے کا ارشاد فرمایا اور یہ دعا کی کہ

ترجمہ: اے سات آسمانوں کے ربّ اور ان کے جن پر وہ سایہ فگن ہیں۔ اور اے سات زمینوں کے ربّ اور ان کے جن کو انہوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ اور اے شیاطین کے ربّ اور ان کے جن کو انہوں نے بھٹکایا ہے۔ اور اے ہواؤں کے ربّ اور ان کے جن کو وہ بکھیرتی ہیں۔ ہم تجھ سے اس بستی کی، اس کے مکینوں کی اور جو کچھ اس میں ہے سب کی بھلائی کے طلبگار ہیں۔ اور ہم اس بستی کے شرّ، اس کے مکینوں کے شرّ اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شرّ سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (ابن ہشام)

دشمنوں کی بستی پر بھی آنحضرت ﷺ کی یہ دعا آپؐ کے عالی ظرف اور بے انتہا رحم و کرم پر دال ہے۔ آپؐ نے اس بستی کی بھی خیر ہی چاہی جس کے سردار ہمیشہ آپؐ کے بدخواہ رہے۔ اس کے شرّ سے بچنے کی دعا بھی اس کے مکینوں کے لئے خیر ہی کا ایک زاویہ رکھتی ہے۔ یعنی یہ دعا ہر پہلو سے خیر ہی خیر پر مشتمل تھی۔

اس دعا کے بعد آنحضرت ﷺ نے آگے بڑھنے کا حکم فرمایا۔ جیسا کہ اس دعا سے بھی ظاہر ہے کہ آخری لمحہ تک آپؐ کی یہی خواہش رہی کہ یہود جنگ سے گریز کرتے ہوئے کسی پُر امن معاہدہ پر راضی ہو جائیں مگر ایسا نہ ہو سکا کیونکہ یہود کے ایک رئیس سلّام بن مشکم کا خون اسلام دشمنی میں کھول رہا تھا۔ وہ یہود کو جنگ پر انگیخت کرتے ہوئے کہنے لگا کہ اب اسلامی لشکر سر پر پہنچ چکا ہے۔ میں نے پہلے بھی تم کو مدینہ پر حملہ کی ترغیب دی تھی مگر تم نے اسے ٹھکرا دیا لیکن اب جنگ میں کمزوری نہ دکھانا کیونکہ بغیر جنگ کے یونہی قتل ہونے سے بہتر ہے کہ جنگ میں موت آئے۔
(تاریخ الخمیس جلد 2 صفحہ ۵۰)

آنحضرت ﷺ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کے منتظر رہتے تھے کہ اگر وہ صلح کے لئے جھکیں تو تُو بھی اس کے لئے جھک جا اور اللہ پر توکل کر۔
(الانفال: 62)

لیکن یہاں یہود تھے کہ کسی طرح صلح یا سمجھوتہ پر مائل ہونے تھے نہ ہوئے۔ اور یہود کی تیاریوں سے جب رسول اللہ ﷺ کو یقین ہو گیا کہ وہ جنگ کے سوا کسی اور بات پر آمادہ نہیں تو آپؐ نے صحابہؓ کو ہدایات دیں اور جہاد کے لئے ترغیب دی۔
(تاریخ الخمیس۔ غزوہ خیبر)

خیبر کے قلعے

خیبر کے آٹھ قلعے تھے جو تین حصوں میں منقسم تھے یعنی النّطاة، الشّق اور الکتیبة.

النّطاة میں تین قلعے تھے یعنی ناعم، اصَعب اور قلعۃالزبیر۔

الشّقمیں دو قلعے تھے یعنی اُبیؔ اور بَرِیؔ اور الکتیبہ میں تین قلعے تھے یعنی قَمُوص، وَطِیح اور سَلالِم
(المواھب اللدنیہ و زرقانی غزوہ خیبر)

خیبر کے ان قلعوں میں سب سے زیادہ محفوظ اور مضبوط قلعہ قموص تھا جو الکتیبہ میں تھا۔ خیبر بلکہ سارے عرب کا مشہور پہلوان مرحب اسی قلعہ کا رئیس تھا۔ یہ ایک ہزار سواروں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ ابن ابی الحقیق کا خاندان بھی جو مدینہ سے جلاوطن ہو کر خیبر آیا تھا یہیں آباد تھا۔

الرجیع جہاں آنحضرت ﷺ نے پڑاؤ ڈالا تھا اس جانب سے حملہ کی مناسبت سے سب سے پہلے النطاة میں سے قلعہ ناعم تھا۔ یہاں حفاظت اور حملہ کے لحاظ سے یہود کی بھرپور تیاری تھی۔ واقدی نے النطاة کے دوسرے قلعہ صعب میں بھی خوراک، مال و متاع، ڈھور ڈنگر کے ساتھ پانچ سو جنگجوؤں کا ذکر کیا ہے۔ ابنِ ہشام کے مطابق سب سے زیادہ خوراک، مال و متاع، ڈھور ڈنگر اور آلات وسامانِ حرب اسی قلعہ (ناعم) میں تھا۔ اس کے علاوہ قلعہ ناعم میں یا کسی اور قلعہ میں یہودی جنگجوؤں کی معیّن تعداد کا ذکر تاریخ اور سیَر کی کتب میں نہیں ملتا لیکن یہ حتمی بات ہے کہ وہ تعداد میں اسلامی لشکر سے بے حد زیادہ تھے۔ واقدی نے مدینہ کے یہودیوں وغیرہ کے حوالہ سے خیبر میں مجموعی طور پر دس ہزار جنگجوؤں، ایک ہزار زرہوں، جاری پانیوں اور خوراک کے اس قدر ذخائر کا ذکر کیا ہے کہ اس پر وہ دو سال تک بھی گزارہ کر سکتے تھے۔ تاریخ یعقوبی میں جنگجوؤں کی تعداد بیس ہزار بتائی گئی ہے۔ اس کے مقابل پر اسلامی لشکر میں صرف 1600 جانباز مجاہد، جن میں سے صرف دو سو گھوڑ سوار تھے۔ مجاہدوں کی مرہم پٹی اور پانی پلانے وغیرہ کے لئے چند عورتیں تھیں اور کھانے

پینے کا سامان بالکل نہ ہونے کے برابر تھا جو محض ستو وغیرہ پر مشتمل تھا۔ ایسی حالت میں بظاہر مقابلہ بے حد سخت اور کٹھن تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی تقدیر، آنحضرت ﷺ کی تدبیر اور مجاہدوں کے جذبۂ تسخیر کے ساتھ ہم آہنگ تھی۔ اس لحاظ سے اسلامی لشکر کی طاقت کا یہود کی طاقت اور ان کے وسائل سے تناسب ہی کوئی نہیں تھا۔

قلعہ ناعم کی تسخیر

آنحضرت ﷺ گھوڑے پر سوار، ہاتھ میں نیزہ اور ڈھال لئے اپنی فوج کے ساتھ قلعہ ناعم کی طرف بڑھے۔ آپؐ نے سر پر خود اور جسم پر دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔

(سیرت الحلبیہ و واقدی غزوہ خیبر)

یہودیوں کا رئیس سلام بن مشکم بھی میدان میں اترا۔ دونوں طرف سے فوجیں برسرِ پیکار ہوئیں اور شدید گھسان کا رن پڑا۔ اسی معرکہ میں سلام قتل ہوا۔ اس کے بعد ان کی قیادت کو حارث بن ابی زینب نے سنبھال لیا۔

یہ گرمیوں کا شدید گرم دن تھا۔ صحابہؓ جان توڑ کر یہود سے برسرِ پیکار ہوئے۔ محمود بن مسلمہؓ بڑی دلیری سے لڑے۔ ایک موقع پر تھک کر ذرا ستانے کے لئے جب قلعہ کے سائے میں بیٹھے تو مرحب اور کنانہ نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اوپر سے ان پر چکی کا پاٹ گرا دیا جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور ماتھے کی جلد بھی ڈھلک گئی۔ ان کو اس حالت میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپؐ نے ان کی جلد کو اصل جگہ پر لا کر پٹی باندھ دی مگر وہ جانبر نہ ہو سکے اور تین دن تک موت و حیات کی کشمکش میں رہ کر جامِ شہادت نوش کر گئے۔ باوجود حفاظتی تدابیر اور فوجی طاقت کے یہود زیادہ دیر مقابلہ نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت سے یہ قلعہ جلد فتح ہو گیا۔

شام ہوتی تو آنحضرت ﷺ اپنی فوج کے ہمراہ واپس الرجیع کے مقام پر تشریف لے آتے اور صبح پھر نطاۃ کی طرف روانہ ہو جاتے۔ یہاں آپؐ نے سات دن قیام فرمایا۔

حبشی غلام یسار کا قبول اسلام

خیبر میں ایک حبشی غلام تھا جس کا نام یسار تھا۔ وہ اپنے یہودی آقا کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب اس نے یہود کو دیکھا کہ جنگ کی تیاری میں ہیں۔ اس نے ان سے پوچھا کہ تمہارا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم اس شخص سے جنگ کی تیاری میں ہیں جو نبوت کا دعویدار ہے۔ یہ سنا تو اس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر گھر کر گیا۔ وہ بکریاں چراتا ہوا آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کی کہ آپؐ کا دعویٰ اور پیغام کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا کہ میں اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ اور یہ کہ

تو یہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں یقیناً اللہ کا رسول ہوں نیز یہ کہ تو اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرے گا۔

اس نے عرض کی اگر میں یہ شہادت دوں اور اللہ عزّ وجلّ پر ایمان لاؤں تو میرے لئے کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا اگر تجھے اسی پر موت آئے تو تیرے لئے جنت ہوگی۔ اس پر وہ مسلمان ہو گیا اور عرض کی یا نبی اللہ! یہ بھیڑیں میرے پاس امانت ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کو قلعہ کے دروازے کے قریب جا کر کنکریوں سے ہانک دو اور اپنی ذمہ داری سے نکال دو۔ یہ خود بخود اپنے مالک کے پاس چلی جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ تیری طرف سے اس امانت کی ادائیگی فرما دے گا۔ اس نے ایسے ہی کیا اور بھیڑیں اپنے مالک کے پاس چلی گئیں۔ اس امانت سے فارغ ہوتے ہی وہ غلام آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور میدانِ جنگ میں کود پڑا اور دادِ شجاعت دیتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گیا۔ آنحضرت ﷺ اس کی نعش کے پاس تشریف لائے اور فرمایا "عَمِلَ قَلِیْلاً وَ اُجِرَ کَثِیْراً" کہ تھوڑے سے عمل سے بہت بڑا اجر پا گیا۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بندے کی بڑی تکریم فرمائی ہے اور اس کو خیر بخشی ہے۔ میں نے اس کے سر کی جانب دو حوروں کو دیکھا ہے۔ اور یہ وہ شخص تھا جس نے ابھی ایک سجدہ تک ادا نہیں کیا تھا۔

اس غلام کے بارہ میں ایک دوسری روایت میں حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں سیاہ رنگ، بدصورت اور بُو والا انسان ہوں۔ میرے پاس کوئی مال بھی نہیں۔ اگر میں ان کے ساتھ لڑوں اور قتل ہو جاؤں تو کیا میں جنت میں داخل ہو سکوں گا؟ آپؐ نے جواباً فرمایا ہاں۔ وہ نکلا اور سراپا جہاد میں ڈوب گیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ اس کو جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس حالت میں لایا گیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کا چہرہ حسین، جسم خوشبودار اور خود اسے کثیر المال بنا دیا ہے۔

(واقدی وزاد المعاد غزوہ خیبر)

> ✡ اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کو پسند کرتا ہے۔ پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ کریم ہے اور کریم کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے۔ (حدیث نبویؐ)

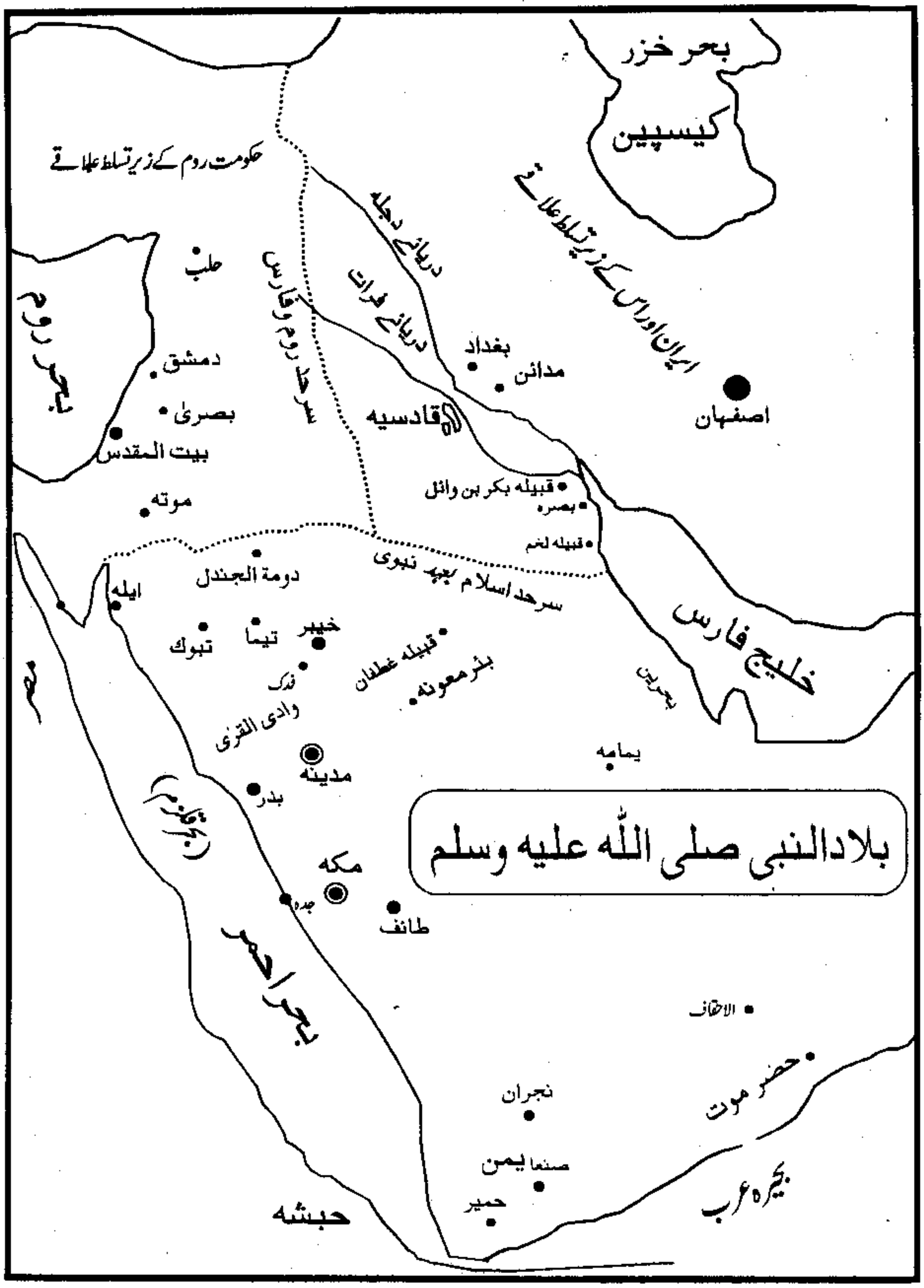

بلادالنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35094 میں زاہد محمود ولد محمد اشرف قوم گل پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد P.C.O مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد زاہد محمود ولد محمد اشرف دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر 1 فضل احمد ساجد ولد نواب دین دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 35095 میں امۃ النور طیبہ زوجہ زاہد محمود قوم گل پیشہ ٹیچر عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 118 گرام مالیتی -/61500 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4848 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ النور طیبہ زوجہ زاہد محمود دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 زاہد محمود خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار خان ولد عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 35096 میں شیخ محمد یونس ولد شیخ جمیل احمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد مکان برقبہ 5 مرلے واقع دارالرحمت غربی ربوہ مالیتی -/400000 روپے۔ 2۔ دو عدد دوکانیں ملحقہ مکان مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (4004+1200) روپے ماہوار بصورت (تنخواہ+ کرایہ دوکان) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ محمد یونس ولد شیخ جمیل احمد صاحب مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد یونس بھٹی ولد رحمت اللہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر 35098 میں آصف محمود ولد محمد انور صاحب مرحوم قوم جوئیہ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ضلع خوشاب شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-3-02 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد آصف محمود ولد محمد انور صاحب مرحوم خوشاب گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531 گواہ شد نمبر 2 ساجد محمود بٹر وصیت نمبر 30612

مسل نمبر 35100 میں ثروت جنود زوجہ سید زبیر احمد جنود قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی -/42000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ثروت جنود زوجہ سید زبیر احمد جنود سرگودھا گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد بھٹی وصیت نمبر 33161 گواہ شد نمبر 2 سید زبیر احمد جنود خاوند موصیہ

مسل نمبر 35101 میں امینہ بشریٰ بنت چوہدری محمد اشرف قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلیار ٹاؤن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-4-03 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امینہ بشریٰ بنت چوہدری محمد اشرف سرگودھا گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اشرف والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وصیت نمبر 25046

مسل نمبر 35103 میں وسیم احمد شاہد ولد نواب دین قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10113 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وسیم احمد شاہد ولد نواب دین اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 محمود احمد ناصر برادر موصی گواہ شد نمبر 2 فہیم احمد ارشد وصیت نمبر 23693

مسل نمبر 35104 میں مسرت جبین کوثر زوجہ وسیم احمد شاہد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زمین رقبہ 5 مرلے واقع موضع چھنیاں محلہ بشیر آباد ربوہ مالیتی -/60000 روپے۔ 2۔ حق مہر -/8000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور وزنی ایک تولہ مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مسرت جبین کوثر زوجہ وسیم احمد شاہد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد شاہد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ناصر ولد نواب دین اسلام آباد

مسل نمبر 35105 میں منصور احمد طاہر ولد غلام رسول قوم بٹ پیشہ ریٹائرڈ عمر 61 سال بیعت .... ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-2-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ نقد رقم -/500000 روپے۔ 2۔ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی -/712500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7045 روپے ماہوار بصورت پنشن مل

رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور احمد طاہر ولد غلام رسول اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 راجہ برہان احمد وصیت نمبر 29408 گواہ شد نمبر 2 شیخ نسیم الرحمٰن وصیت نمبر 22478

بقیہ صفحہ 2

درود پڑھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود درود کی برکات کا ذاتی تجربہ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ آنحضرتؐ پر درود بھیجنے میں ایک زمانے تک مجھے استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے آئے ہیں ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ برکات اس درود کی وجہ سے ہیں جو آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا تھا۔

استغفار کی اہمیت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص استغفار سے چمٹا رہتا ہے یعنی استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اس کی ہر مشکل سے اس کی کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں وہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا ہے کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے۔

حضور انور نے باقی شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں اور ان کی مختصر تشریح بھی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود نے ہر بیعت کرنے والے سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ خدا کی خاطر یہ عہد کرتا ہے کہ تمام معروف فیصلوں میں میری اطاعت کرے گا۔ اور اس پر مرتے دم تک قائم رہے گا۔ اوپر جو تمام شرائط بیان ہو چکی ہیں یہ معروف حکم ہیں۔ ان کی پابندی ہر احمدی کیلئے ضروری ہے اور ہر احمدی یہ عہد کرے۔ اس کا تعلق اور عشق اور فرمانبرداری حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی ویسی ہی ہو گی جس کی مثال دنیا کے کسی رشتے میں نہ ملتی ہو۔ کیونکہ اب آنحضرتؐ سے تعلق اور پھر خدا سے تعلق حضرت مسیح موعود کو ماننے سے ہی ہو گا۔ اس کے سوا تمام راستے بند ہیں۔

خدا کا لگایا ہوا بیج

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا۔ پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا کہ خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے اور ایسا ایمان جس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

شرکاء جلسہ کے لئے دعائیں

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے مزید فرمایا اللہ تعالیٰ آپ سب کو جو تکلیف اٹھا کر جلسہ میں محبت و اخوت قائم کرنے اور اللہ اور رسول کی باتیں سننے کے لئے جمع ہوئے ہیں بے شمار رحمتیں اور فضل فرمائے، ہر تکلیف سے محفوظ رکھے۔ خیریت سے گھروں کو لے جائے اور جو کچھ ان دنوں میں آپ نے دین کی باتیں سیکھی ہیں، اللہ ان پر عمل کرنے کی توفیق دے، اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں سچا احمدی بنائے، ہمیں اپنے عہد بیعت پر قائم رہنے اور اس پر عمل کرنے والا بنائے، خدا اور اس کے رسول کی سچی اور کامل اطاعت کرنے والا بنائے۔ ہم سے کبھی کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جس سے حضرت اقدس مسیح موعود کی اس پیاری جماعت پر کوئی حرف آئے۔ اے اللہ تو ہماری غلطیوں کو معاف فرما ہماری پردہ پوشی فرما، ہمیں ہمیشہ اپنے فرمانبرداروں میں لکھ لے، اے اللہ ہمیں ان دعاؤں کا وارث بنا جو حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت میں شمولیت کرنے والوں کیلئے کیں۔ حضور انور نے اسیران راہ مولیٰ اور شہداء کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ آخر پر حضور انور نے اختتامی دعا کرائی۔ جس کے بعد اس جلسہ کا اختتام ہوا۔ دعا کے بعد حضور نے فرمایا کہ امیر صاحب کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال 78 ممالک کے 19400 افراد جلسہ میں شریک ہوئے تھے امسال 81 ممالک کے 25 ہزار افراد شامل ہوئے ہیں۔ افریقن احمدیوں نے مخصوص انداز میں لا الٰہ کا ورد کیا۔ پھر حضور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جنہوں نے کئی زبانوں میں نغمات پڑھے پھر حضور واپس تشریف لے گئے۔

بقیہ صفحہ 1

اسی سال مولانا غلام احمد بدوملہوی صاحب کا مناظرہ سنا۔ وہ آپ کو اپنے ساتھ قادیان لے گئے اور آپ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ 1934ء میں مولوی فاضل کیا اور بزرگ اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کی سعادت پائی۔ کچھ عرصہ پرائیویٹ ملازمت کی۔ 1938ء سے 1941ء تک ادارہ الفضل میں ملازم رہے۔ مئی 1942ء سے واقف زندگی مربی کے طور پر باقاعدہ خدمت کا آغاز کیا۔

جماعتی خدمات 1942ء میں باقاعدہ واقف زندگی مربی کے طور پر آپ نے جماعتی خدمات کا سلسلہ شروع کیا جو نصف سے زائد صدی تک جاری رہا۔ آپ نے بطور مربی سلسلہ سیالکوٹ، کراچی، حیدرآباد ڈویژن کے اضلاع، ڈیرہ غازی خان ومظفر گڑھ، فیصل آباد سرگودھا اور گوجرانوالہ میں خدمات سر انجام دیں۔

مولانا احمد خان نسیم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کا تقرر بطور نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی فرمایا۔ 26 جنوری 1983ء کو آپ نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ مقرر ہوئے جہاں آپ نے دسمبر 1997ء تک خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو دو بار جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی سعادت ملی۔ ربوہ میں آپ کی رہائش دارالصدر جنوبی میں تھی۔

علمی خدمات آپ خدا کے فضل سے جماعتی علم کلام اور موازنہ مذاہب کا گہرا علم رکھتے تھے۔ زمانہ طالب علمی سے مناظروں کے ذریعہ خدمات انجام دینی شروع کیں۔ عیسائی مذہب کا وسیع مطالعہ تھا آپ کے پاس بائبل کے متعدد قدیم نسخے موجود تھے۔ جماعتی اخبارات ورسائل میں آپ کے پانچ صد سے زائد مضامین شائع ہوئے۔ تین درجن سے زائد کتب، رسائل اور پمفلٹس طبع ہوئے جن میں دعوت حق، عقائد جماعت احمدیہ، رسالہ اربعین اور اپنی سوانح عمری (تحدیث نعمت باری تعالیٰ) بھی شامل ہیں۔

قرآن کریم کے ساتھ آپ کو خصوصی شغف تھا۔

روزانہ ایک پارہ تلاوت کرتے تھے۔ ربوہ میں رمضان المبارک میں 15 سال تک درس دیا۔ اور پچھلے دس سال میں درس قرآن کے ذریعہ دور ختم کیا۔ مختلف اجتماعات و جلسوں میں آپ کو تقاریر کا موقع ملتا رہا۔ اپنی آخری بیماری کے دور میں بھی درس و تدریس اور تحریر کا سلسلہ جاری رکھا۔

شادی و اولاد 13 جنوری 1936ء کو حضرت مصلح موعود نے آپ کا نکاح مکرمہ سیدہ صالحہ بانو صاحبہ دختر مکرم سید امیر حسن صاحب بریلوی سے قادیان میں پڑھا۔ آپ کی اہلیہ حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحب بریلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی بھانجی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات بیٹیاں اور دو بیٹے عطا کئے:۔

- ☆ سیدہ رشیدہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم سید ظہور احمد صاحب کراچی
- ☆ سیدہ حمیدہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم بابو طفیل احمد صاحب سیالکوٹ
- ☆ سیدہ شاہدہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم سید مودود احمد صاحب لاہور
- ☆ سیدہ مبارکہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم سید خلیل احمد صاحب ربوہ
- ☆ مکرم سید علی احمد طارق صاحب ایڈووکیٹ کراچی
- ☆ سیدہ نفیسہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم سید منور احمد صاحب لاہور
- ☆ مکرم سید ولی احمد صادق صاحب ڈنمارک
- ☆ سیدہ راضیہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ ناصر احمد صاحب سرگودھا
- ☆ سیدہ بشریٰ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم سید اسد احمد صاحب ربوہ

محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب ایک عارف باللہ، دعا گو اور عالم باعمل بزرگ تھے جن کی ساری زندگی درس و تدریس اور خدمت دین میں گزری۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے، اعلیٰ علیین میں داخل کرے۔ آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے اور اعلیٰ دینی اقدار کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم عطاء اللہ باجوہ صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد عبداللہ باجوہ صاحب)

مکرم عطاء اللہ باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ باجوہ صاحب آف ظفروال تحصیل وضلع نارووال نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی کھاتہ نمبر 122-1993/6 امانت وخزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اس وقت مبلغ 13,891/75 روپے موجود ہیں۔ یہ ساری رقم مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ کی طرف سے چندہ تحریک جدید میں ادا کر دی جائے۔ ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ امۃ العزیز صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم عطاء اللہ باجوہ صاحب (پسر)
(3) مکرم ثناء اللہ باجوہ صاحب (پسر)
(4) مکرم اسد اللہ باجوہ صاحب (پسر)
(5) محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ (دختر)
(6) مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ باجوہ صاحب (پسر)
(7) محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ (دختر)
(8) محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر احمد رضوان صادق صاحب آف ناروے کو شادی کے چھٹے سال مورخہ 3۔اگست 2003ء بروز اتوار پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام مریم رضوان تجویز ہوا ہے۔ اور وقف نو میں شامل ہے نومولودہ مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب جنجوعہ صدر حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کی پوتی اور مکرم عبدالمنان صاحب شکور پارک ربوہ کی نواسی ہے، نیز مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ کی بھانجی ہے اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی عطا فرمائے، نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم ونگ کمانڈر محمد زکریا داؤد صاحب ولد مکرم پروفیسر محمد ابراہیم ناصر صاحب مرحوم لاہور کینٹ کی بیٹی سعدیہ صاحبہ کا 15۔اگست کو آپریشن متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر طرح سے کامیاب فرمائے اور صحت وعافیت عطا فرمائے۔

مکرم ماسٹر علیم الدین قمر صاحب دارالعلوم شرقی برکت کو گزشتہ دنوں سر میں چوٹ لگی جس کی وجہ سے سارا جسم مفلوج ہو گیا ہے صرف زبان حرکت کرتی ہے۔ تشویشناک حالت کے باعث C.M.H لاہور میں لے جایا گیا۔ شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر اعجاز اللہ صاحب صدر جماعت جڑانوالہ لکھتے ہیں۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ننگلی سابق امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد مورخہ 6۔اگست 2003ء بعمر 72 سال وفات پا گئے۔ مرحوم اوائل عمر سے ہی نظام وصیت میں شامل تھے۔ اور فدائی کارکن تھے مورخہ 7۔اگست بعد نماز فجر بیت المبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم منصور احمد صاحب سیکرٹری مال جڑانوالہ مکرم احمد منیب صاحب سیکرٹری جائیداد و نومبائعین جڑانوالہ مکرم عبدالاعلیٰ صاحب نجیب قائد مجلس جڑانوالہ اور ایک بیٹی صدر لجنہ جڑانوالہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ مرحوم پروفیسر محمد ثناء اللہ صاحب ناظم انصاراللہ ضلع شیخوپورہ کے سسر تھے۔ ان کی مغفرت، بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

بارانی انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف ایرڈ ایگریکلچر راولپنڈی نے `BS(IT)` BS(CS)` MS(CS)` MCS` BCE میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 20 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کیلئے۔
www.biit.edu.pk

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرمہ صفیہ نعیم النساء صاحبہ سابقہ صدر لجنہ دارالصدر غربی نمبر 2 حال دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتی ہیں کہ خاکسارہ کی بیٹی مکرمہ فائزہ عائشہ صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد وسیم صاحب صدر خدام الاحمدیہ یو ایس اے (نیو جرسی امریکہ) کو اللہ تعالیٰ نے 21 جولائی 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عائزہ وسیم نام عطا فرمایا تھا نومولودہ جو کہ وقف نو میں شامل ہے مکرم نعیم احمد وسیم سیکرٹری مال نیو جرسی کی پوتی اور حضرت حاجی محمد الدین درویش قادیان رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

ولادت

مکرم رانا مبین کاشف خان صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 3۔اگست 2003ء کو مکرم رانا نعیم احمد صاحب چک نمبر 88 ج۔ب ضلع فیصل آباد کو بیٹے سے نوازا ہے جو مکرم رانا عبدالحکیم خان صاحب کاٹھگوھی صدر جماعت و نگران حلقہ گڑھ موڑ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کا نواسہ ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اس کا نام برہان احمد ثانی تجویز ہوا ہے۔ نومولود کی درازی عمر، نیک، صالح اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حبیب صاحب گل کو بطور نمائندہ الفضل لاہور کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے۔

1۔ اشتہارات کی رقوم کی وصولی و ترغیب اشتہارات
2۔ بقایا جات کی وصولی
3۔ توسیع اشاعت الفضل

امراء، صدران، مربیان کرام اور خصوصاً کاروباری حضرات سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

کنڈرگارٹن ہاؤس ربوہ
(منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب) کو محنتی اور مخلص لیڈی ٹیچرز اور آیا کی ضرورت ہے۔ خواہش مند فوری رابطہ کریں
نوٹ پلے گروپ اور سینئر نرسری میں داخلہ جاری ہے۔
پرنسپل کنڈرگارٹن ہاؤس فون: 212745

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے
مکان برقبہ ایک کنال۔ تین کشادہ کمرے دو کمرے اٹیچ باتھ دو عدد۔ باورچی خانہ کمروں کو ٹھنڈا کرنے کیلئے دو عدد کولر تعمیر شدہ سردیوں میں گرم پانی کیلئے گیزر کی سہولت گراسی لان۔ پھل دار پودے۔ بچوں کیلئے جھولا۔ پانی۔ بجلی۔ سوئی گیس
میجر محمد عمر ہاشمی۔ لاہور فون نمبر: 042-5182691
رابطہ کیلئے محمد سلیم احمد فون: 04524-212708

داخلہ جاری ہے

گورنمنٹ جامعہ نصرت گرلز کالج میں سال سوئم کا داخلہ جاری ہے۔ 15 اور 16۔اگست کو انٹرویو ہوگا اور 18 اور 19۔اگست فیس کی ادائیگی ہوگی۔
(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت گرلز کالج)

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون۔ 214750
★ اقصیٰ روڈ فون۔ 212515
SHARIF JEWELLERS

C.S.S/P.C.S
امتحانات کی تیاری کیلئے
پروفیسر سجاد: 212694

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ۔ لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0320-4810882

کوٹھی کرایہ کیلئے خالی ہے
کوٹھی برقبہ دو کنال، تین عدد بیڈروم ڈرائنگ ڈائننگ، کچن، دو عدد سٹور دو برآمدے، گیراج دونوں اطراف کھلے لان واقع 6/5 دارالصدر غربی ربوہ کرایہ پر دینا مطلوب ہے۔
رابطہ فون نمبر: 04524-211537

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، قم کار، ریشمی مخمل ڈائز۔ کیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29